

صرف ڈیورسڈ کہنے سے طلاق کا حکم
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہمیاں بیوی کا آپس میں جھگڑا چل رہا تھا تو شوہر نے اپنی بیوی کو صرف "divorced, divorced" کہا، دیتا ہوں یا دی کچھ بھی نہیں کہا۔ البتہ دل میں اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت تھی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر طلاق ہوگئی تو ان الفاظ سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟
سائل: غلام رسول (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ
طلاق واقع ہونے کے لئے الفاظ طلاق کی نسبت و اضافت بیوی کی طرف ہونا ضروری ہے اب چاہے وہ اضافت لفظوں میں ہو یا نیت و ارادے میں مثلاً شوہر نے "طلاق, طلاق, طلاق" کے الفاظ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے کہے تو اگرچہ لفظوں میں بیوی کی طرف طلاق کی نسبت نہیں ہے لیکن چونکہ نیت بیوی کو طلاق دینے کی ہے لہذا اضافت پائی جائے گی اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر یہ الفاظ "divorced, divorced" دو مرتبہ ہی کہے تھے تو دو رجعی طلاقیں واقع ہو گئیں۔ دوران عدت رجوع کر کے ایک ساتھ رہ سکتے ہیں اور اگر رجوع کئے بغیر عدت ختم ہوگئی تو اب بغیر نکاح کے ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ البتہ بغیر حلالہ کے عورت کی مرضی کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں اور اب ان کے پاس صرف ایک طلاق کا اختیار ہے زندگی میں کبھی بھی ایک طلاق دے دی تو طلاق مغلظہ ہو جائے گی اور پھر غیر حلالہ شرعی کے رجوع کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

نوٹ: لفظ "Divorce" انگلش میں صریح ہے اور طلاق کے الفاظ صریح سے اس کا تعلق ہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ القوی فتاویٰ امجدیہ میں اسی نوعیت کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں "طلاق واقع ہونے کے لئے اضافت ضروری ہے خواہ صراحتاً ہو یا دلالتاً شوہر نے اگر ان الفاظ سے اپنی اسی عورت کو طلاق دینے کی نیت کی ہے، جب تو طلاق واقع ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 2، صفحہ 230-231، مکتبہ رضویہ

کراچی)

اور بعض صورتوں میں بے اضافت الفاظ طلاق میں بیوی کی طرف منسوب ہونے پر قرینہ پایا جائے تو یہ قرینہ بھی نیت کے لئے کافی ہوتا ہے اور قضاءً اس صورت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ البتہ اگر قرینے والی صورت میں عورت کو طلاق کے ارادے کا شوہر حلفیہ انکار کرے تو قضاءً اس کی بات کا اعتبار کیا جائے گا اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں دیں گے۔

جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لفظاً اضافت طلاق کی صورتیں بیان کرنے کے بعد معنوی اضافت کی صورتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”اماقضاءً فتقسم هذه الصورة الى قسمين: الاول ان توجد هنا قرينة، ليستأنس بها على تحقق النية ويكون هو الاظهر في المقام فحينئذ يحكم بالوقوع مالم يقل اني لم اردھا، فان قاله فلا يصدق الاباليمين، فان حلف صدق، لكونه امينا في الاخبار عما في نفسه وقد اتى بما يحتمله كلامه..... الثاني ان لاتكون هنا قرينة ذلك وحينئذ يتوقف الوقوع على اخباره بالنية فان اقروقع والا لا“ (ملقطاً) یعنی اضافت غیر لفظیہ کی قضاءً یہ صورت دو صورتوں پر منقسم ہے: اول یہ ہے کہ ایسی صورت کہ جہاں کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جس سے محسوس کیا جائے کہ شوہر نے اضافت کی نیت کی ہے، اور یہ مقام کے لحاظ سے واضح ہوسکے گا، تو ایسے مقام پر طلاق کے وقوع کا حکم کیا جائے گا جب تک شوہر یہ نہ کہہ دے کہ میں نے بیوی کا ارادہ نہیں کیا اور اگر اس نے ایسا کہہ دیا تو حلف و قسم کے بغیر اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، اگر اس نے حلفیہ انکار کر دیا تو اس کی تصدیق کر دی جائے گی کیونکہ یہ اپنی نیت کے متعلق خبر دینے میں امین ہے اور جو یہ بات کہہ رہا ہے اس کا کلام اس بات کا احتمال یعنی گنجائش بھی رکھتا ہے..... دوسری قسم یہ ہے کہ وہاں قرینہ نہ پایا جائے، تو وہاں طلاق کا واقع ہونا شوہر کے اس بیان پر موقوف ہوگا کہ میں نے بیوی کی نیت کی ہے لہذا وہاں نیت میں بیوی مراد لینے کا اقرار ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(جد الممتار علی ردالمحتار، کتاب الطلاق، جلد 5، صفحہ 30، 32، مطبوعہ

مکتبۃ المدینہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں اس نوعیت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ”اگر اس نے اتنے ہی لفظ کہے کہ ”**طلاق طلاق طلاق**“ نہ یہ کہا کہ دی، نہ یہ کہا کہ تجھ کو یا اس عورت کو، نہ یہ الفاظ کسی ایسی بات کے جواب میں تھے جس سے عورت کو طلاق دینا مفہوم ہو، تو طلاق اصلاً نہ ہوئی، وہ بدستور اس کی عورت ہے دوبارہ نکاح کی حاجت نہیں، اور اگر اس کے ساتھ یا اس بات میں جس کے جواب میں یہ الفاظ تھے **وہ لفظ موجود تھے جن سے یہ مفہوم ہو کہ اس نے اپنی عورت کو طلاق دی یا وہ اقرار کرے کہ میں نے یہ الفاظ عورت کو طلاق دینے**

كى نيت سے كهے تهے تو تين طلاقين هوگئين بے حلاله اُس كے نكاح ميں نهين آسكتى ۔“

(فتاوىٰ رضويه، جلد 12 صفحہ 392، مطبوعہ رضا فاؤنڈيشن لاہور)
وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

كتبه عثمان غنى مدنى

وصححه المفتى قاسم ضياء القادري

Date:12-08-2020

The ruling of divorce by saying just the word 'divorced'

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

QUESTION:

What do the scholars of Islām and Jurists of the Sacred Law state regarding the following issue: A husband and wife were quarrelling and the husband said only the following words to his wife, 'divorced, divorced' he did not mention whether he is giving it [i.e. the divorce] or will give it. Nevertheless, he did have the intention in his heart of divorcing his wife, so in this case, would divorce occur or not. If divorce has occurred, then how many divorces have occurred with these words?

Questioner: Ghulaam Rasool from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ يَعُونُ الْمَلِكِ الْوَقَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

It is essential for the words of divorce to be in relation, linked, associated and attributed to the wife in order for divorce to occur; regardless of whether the link was in terms of words [i.e. verbal] or in the heart [i.e. in terms of intention]. For instance, the husband said the words 'divorce, divorce, divorce' to his wife with the intention of divorcing, then even though there is no indication of divorce to his wife in wording, however because there is the intention of him divorcing his wife, hence the attributing is found and divorce will occur.

Therefore, in the aforementioned scenario, if these words 'divorced, divorced' are said twice [i.e. as quoted], then two revocable divorces will occur. Having retracted during the 'Iddah [waiting period], they may live together; and if the waiting period finishes without retraction, then they cannot live together unless they re-marry [i.e. re-perform Nikāh]. Nevertheless, he may marry the woman with her consent without Halālah, and now he has the option of only one divorce left, if he ever divorces her [once more] during his lifetime, then this will become a Mughallazhah [i.e. binding] divorce and then there will be no other case of retracting other than an Islamic [i.e. legally valid] Halālah.

Note

The word 'divorce' in the English language is explicitly clear and the words of divorce are in relation to explicitness and clarity.

Sadr al-Sharī'ah, Badr al-Tarīqah, the dear respected Mawlānā Amjad 'Alī A'zhamī - may his soul be sanctified - states in reply to a question asked of this kind in Fatāwā Amjadiyyah, 'Attribution is essential in order for divorce to occur, be it explicit or implicit¹. If the husband intended to divorce that very wife of his with those words, then divorce will definitely occur, otherwise not.'

[Fatāwā Amjadiyyah, vol. 2, pp. 230-231]

¹ indicative and implied.

And in some cases, if there is a sign or indication of referring to the wife in the wording of divorce without specifically addressing her, then this sign or indication is enough for the intention and a ruling-wise divorce will occur in this case. However, if - in the sign or indication case - the husband denies intending divorce by means of oath, then ruling-wise what he is saying will be considered and taken into account, and the ruling of divorce occurring will not be given.

Just as Sayyidī A'lāhadrat, the Imām of the Ahl al-Sunnah, al-Shāh Imām Ahmad Ridā Khān - upon whom be mercy - after mentioning the cases of attributing divorce in terms of wording, he states mentioning the cases of attributing in terms of meaning,

"اما قضاءً فتقسم هذه الصورة الى قسمين: الاول ان توجد هنا قرينة، ليستأنس بها على تحقق النية ويكون هو الاظهر فى المقام فحينئذ يحكم بالوقوع ما لم يقل انى لم اردھا، فان قاله فلا يصدق الاباليمين، فان حلف صدق، لكونه امينا فى الاخبار عما فى نفسه وقد اتى بما يحملة كلامه----- الثانى ان لاتكون هنا قرينة ذلك وحينئذ يتوقف الوقوع على اخباره بالنية فان اقروعه والا لا (ملتقطاً)"

In other words, "The ruling and judging of attributing without words; this consists of two types: The first is such a case in which there is such an indication or sign present for which it can be ascertained that the husband has intended divorce. And this can be made clear by considering the situation & scenario, so the ruling of divorce occurring will be applied until the husband actually says that 'I did not intend my wife', and if he said as so, then he will not be considered truthful or credible [in this regard] unless he swears an oath. If he denies it by swearing an oath, then he will be deemed truthful and credible [in this regard] because he is trustworthy and authorised in relation to his [own] intention, and what he is saying also has another possibility as well [i.e. to mean something else other than divorce]. The second type is where an indication or sign is not found there, so divorce occurring will be kept pending until the husband says 'I intended the divorce of my wife', hence if there is admission of intending to divorce the wife, then divorce will occur, otherwise not."

[Taken from Jadd al-Mumtār 'Alā Radd al-Muhtār, vol. 5, pp. 30-32]

Sayyidī A'lāhadrat, the Imām of the Ahl al-Sunnah, al-Shāh Imām Ahmad Ridā Khān - upon whom be mercies - giving an answer to a similar kind of question states in Fatāwā Ridawiyah, 'If he merely said the words that "divorce, divorce, divorce", neither did he say he gave the divorce, nor does he say "to you" or "this/that woman", nor were these words in response to such a matter/conversation or discussion which consisted of the topic or understanding of giving divorce to the woman, then divorce has not occurred in essence. She is still his wife; there is no need to re-perform the Nikāh again. And if, alongside this or in this matter which was said in response to these words, there is that word present from which it is understood that he has divorced his wife, or if he himself admits that "I intended to divorce my wife with these words," then it will be three divorces; without Halālah, she cannot enter into his marriage.'

[Fatāwā Ridawiyah, vol. 12, p. 392]

والله تعالى أعلم ورسوله أعلم صلى الله عليه وآله وسلم

كتبه عثمان غني المدني

وصححه المفتي قاسم ضياء القادري

Answered by Mawlānā 'Uthmān Ghanī al-Madanī

Verified by Muftī Qāsim Ziyā al-Qādirī

Translated by Haider Ali